لیلۃ القدر اور اس کے مسائل

تحریر

شیخ مقبول احمد سلفی حفظہ اللہ

اسلامک دعوۃ سنٹر ،مسرہ۔طائف

Maqubool Ahmed Maquboolahmad.blogspot.com
SheikhMaquboolAhmedFatawa islamiceducon@gmail.com
Sheikh Maqbool Ahmed salafi Off page 00966531437827

لیلۃ القدر اور اس کے مسائل

مقبول احمد سلفی

اسلامک دعوۃ سنٹر-شمالی طائف

لیلۃ القدر کی اہمیت وفضیلت:

لیلۃ القدر کی اہمیت وفضیلت پہ ایک مکمل سورت نازل ہوئی ہے جس سے اس کی فضیلت کا بخوبی اندازہ لگایا جاسکتا ہے۔

إِنَّا أَنْزَلْنَاهُ فِي لَيْلَةِ الْقَدْرِ (1) وَمَا أَدْرَاكَ مَا لَيْلَةُ الْقَدْرِ (2) لَيْلَةُ الْقَدْرِ خَيْرٌ مِنْ أَلْفِ شَهْرٍ (3) تَنَزَّلُ الْمَلَائِكَةُ وَالرُّوحُ فِيهَا بِإِذْنِ رَبِّهِمْ مِنْ كُلِّ أَمْرٍ (4) سَلَامٌ هِيَ حَتَّى مَطْلَعِ الْفَجْرِ (5)(سورۃ القدر)

ترجمہ: بیشک ہم نے قرآن کو لیلۃ القدر یعنی باعزت وخیر وبرکت والی رات میں نازل کیا ہے۔اور آپ کو کیا معلوم کہ لیلۃ القدر کیا ہے۔لیلۃ القدر ہزار مہینوں سے بہتر ہے۔اس رات میں فرشتے اور جبریل روح الامین اپنے رب کے حکم سے ہر حکم لے کر آترتے ہیں۔وہ رات سلامتی والی ہوتی ہے طلوع فجر تک۔

اس سورت میں چند فضائل کا ذکر ہے۔

☆شب قدر میں قرآن کا نزول ہوا یعنی یکبار گی مکمل قرآن لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر نازل کیا گیا جو تئیس

سالوں میں قلب محمد ﷺ پر نازل کیا گیا۔

☆ یہ قدر ومنزلت والی رات ہے، قدر کی تفصیل اللہ نے ہزار مہینوں سے بیان کی جو مبالغہ پر دلالت کرتا ہے یعنی یہ رات ہزاروں مہ وسال سے بہتر ہے۔

☆ یہ اس قدر عظیم رات ہے کہ اس میں فرشتوں بالخصوص جبریل علیہ السلام کا نزول ہوتا ہے ان کاموں کو سرانجام دینے جن کا فیصلہ اللہ تعالی اس سال کے لئے کرتا ہے۔

☆ یہ مکمل رات سراپا امن وسلامتی والی ہے۔ مومن بندہ شیطان کے شر سے محفوظ ہوکر رب کی خالص عبادت کرتا ہے۔

*اس رات سال میں ہونے والے موت وحیات اور وسائل حیات کے بارے میں سال بھر کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

فِيهَا يُفْرَقُ كُلُّ أَمْرٍ حَكِيمٍ(الدخان:4)

ترجمہ: اسی رات میں ہر ایک مضبوط کام کا فیصلہ کیا جاتا ہے۔

☆لیلۃالقدر میں قیام کا اجر پچھلے سارے گناہوں کا کفارہ ہے۔

مَن قام ليلةَ القدرِ إيمانًا واحتسابًا، غُفِرَ له ما تقدَّمَ من ذنبِه(صحيح البخاري:1901)

ترجمہ: جو لیلۃالقدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ قیام کرے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

*لیلۃالقدر کی فضیلت سے محروم ہونے والا ہر قسم کی بھلائی سے محروم ہے۔

دخلَ رمضانُ فقالَ رسولُ اللَّهِ صلَّى اللَّهُ عليهِ وسلَّمَ إنَّ هذا الشَّهرَ قد حضرَكُم وفيهِ ليلةٌ خيرٌ مِن ألفِ شَهْرٍ من حُرِمَها فقد حُرِمَ الخيرَ كُلَّهُ ولا يُحرَمُ خيرَها إلَّا محرومٌ (صحيح ابن ماجه: 1341)

ترجمہ: ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو نبی ﷺ نے فرمایا کہ: تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو ہزار مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا، گویا ساری بھلائی سے محروم رہ گیا۔

لیلۃ القدر کا تعین:

لیلۃالقدر کے تعین کے سلسلے میں علماء کے مختلف اقوال ملتے ہیں مگر راجح قول یہ ہے کہ لیلۃالقدر رمضان کے آخری عشرے کی طاق راتوں (29، 27، 25، 23، 21) میں سے کوئی ایک ہے۔ اس کی دلیل نبی ﷺ کا فرمان ہے: تَحَرَّوْا ليلة القدرِ في الوِتْرِ، من العشرِ الأواخرِ من رمضانَ. (صحيح البخاري: 2017)

ترجمہ: لیلۃالقدر کو رمضان کے آخری عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔

کیا ستائیسویں کی رات لیلۃ القدر ہے؟

بعض لوگوں نے 27 ویں کی رات کو لیلۃالقدر قرار دیا ہے جو صحیح نہیں ہے۔ یہ صحیح ہے کہ بعض روایتوں میں شب قدر ستائیسویں کی رات بتلایا گیا ہے مگر ستائیسویں کو ہی ہمیشہ کے لئے شب قدر قرار دینا غلط ہے۔ اس کی چند وجوہات ہیں۔

اولا: بخاری کی روایت اس موقف کی تردید کرتی ہے جس میں شب قدر کو پانچ طاق راتوں میں تلاش کرنے کا حکم دیا گیا ہے، صرف ستائیسویں کی حدیث لیکر فیصلہ کرنادرست نہیں ہے۔

ثانیا: روایات میں ستائیسویں کے علاوہ دیگر رات کا بھی ذکر ہے۔ صحیحین میں مذکور ہے کہ نبی ﷺ نے شب قدر پانے کے لئے کبھی پہلے عشرے میں اعتکاف کیا، کبھی درمیانی عشرے میں اعتکاف کیا تو کبھی آخری عشرے میں اور آخر میں فرمایا:

إني أُريتُ ليلةَ القَدْرِ، ثم أُنسيتُها، أو نُسِّيتُها، فالتمِسوها في العَشْرِ الأواخرِ في الوَتْرِ

(صحيح البخاري:2016، صحيح مسلم:1167)

ترجمہ: مجھے وہ رات دکھائی گئی تھی مگر پھر بھلا دیا گیا، لہذا اب تم اسے رمضان کی آخری طاق راتوں میں تلاش کرو۔

ایک روایت میں ہے : مَن كان مُتَحَرِّيها فلْيَتَحَرَّها في السبعِ الأواخرِ(صحيح البخاري:2015، صحيح مسلم:1165)

ترجمہ: جس کو شب قدر کی تلاش کرنی ہو وہ آخری سات راتوں میں تلاش کرے۔

ان کے علاوہ کسی روایت میں 21 کا ذکر ہے، کسی میں 23 کا ذکر ہے، کسی میں 25 کا ذکر ہے تو کسی میں 29 کا ذکر ہے۔

ان ساری روایات کو سامنے رکھتے ہوئے عشراخیر کے اندر وسعت پائی جاتی ہے،ان میں سبع اخیر اور دیگر ساری

روایات داخل ہیں۔اس وجہ سے شب قدر آخری عشرے کی کوئی طاق رات ہے۔یہی موقف اکثر اہل علم کا ہے۔
جہاں تک ستائیس کا مسئلہ ہے تو کسی سال ستائیس کی رات قدر کی رات کی ہوگی جیسا کہ کبھی اکیس، کبھی تئیس، کبھی پچیس تو کبھی انیتس رہی۔اس کی وجہ یہ ہے کہ یہ رات ہر سال آخری عشرے کی پانچ طاق راتوں میں سے کسی ایک رات میں منتقل ہوتی رہتی ہے۔

ثالثا: نبی ﷺ کے فرامین کے علاوہ آپ کا عمل بھی ثابت کرتا ہے کہ لیلۃالقدر آخری عشرے کی کوئی ایک طاق رات ہے۔

عنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ(صحيح البخاري:2024)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہابیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری دس دنوں میں داخل ہوتے تو ﴿عبادت کے لئے﴾ کمر کس لیتے، خود بھی شب بیداری کرتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے تھے۔

لیلۃ القدرکی علامات:

احادیث میں اس شب کی چند نشانیاں ملتی ہیں۔

☆ صبح کے سورج میں شعاع نہیں ہوتی: هي ليلةُ صبيحةُ سبعٍ وعشرين . وأمارتُها أن تطلعَ الشمسُ في صبيحةِ يومِها بيضاءَ لا شُعاعَ لها(صحيح مسلم:762)

ترجمہ: وہ(لیلۃالقدر) ستائیسویں رات ہے، اوراُس کی نشانی یہ ہے کہ اُس کی صبح میں جب سورج طلوع ہوتا ہے تو وہ سفید ہوتا ہے اوراُس کی کوئی شعاع نہیں ہوتی۔

*ليلة القدر معتدل ہوتی ہے :ليلةُ القدْرِ ليلةٌ سمِحَةٌ ، طَلِقَةٌ ، لا حارَّةٌ ولا بارِدَةٌ ، تُصبِحُ الشمسُ صبيحتَها ضَعيفةً حمْراءَ(صحيح الجامع:5475)

ترجمہ: قدر کی رات نرمی والی معتدل ہے،نہ گرم نہ ٹھنڈی،اُس رات کی صُبح سورج کی روشنی کمزوراور سُرخی مائل ہوتی ہے۔

☆کبھی بارش بھی ہوسکتی ہے:وإني رأيتُ كأني أسجدُ في طينٍ وماءٍ (صحيح البخاري:813)

ترجمہ: میں نے (خواب میں) اپنے کو دیکھا کہ اس رات مٹی اور پانی (کیچڑ) میں سجدہ کررہا ہوں۔

علامات سے متعلق لوگوں میں غلط باتیں مشہور ہیں مثلا اس رات کتے نہیں بھوکتے، گدھے کم بولتے ہیں۔ سمندر کا کھارا پانی بھی میٹھا ہو جاتا ہے۔ درخت زمین کو سجدہ کرتے ہیں پھر اپنی جگہ لوٹ جاتے ہیں۔ ہر جگہ روشنی ہی روشنی ہوتی ہے،اس دن شیطان سورج کے ساتھ نہیں نکل سکتا۔وغیرہ

ليلة القدر میں ہم کیا کریں؟

حدیث میں لیلۃالقدر کے حصول کے لئے نبی ﷺ کے بالغ اجتہاد کا ذکر ملتا ہے۔

عنْ عَائِشَةَ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهَا قَالَتْ كَانَ النَّبِيُّ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ إِذَا دَخَلَ الْعَشْرُ شَدَّ مِئْزَرَهُ وَأَحْيَا لَيْلَهُ وَأَيْقَظَ أَهْلَهُ(صحيح البخاري:2024)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم جب آخری دس دنوں میں داخل ہوتے تو

﴿عبادت کے لئے﴾ کمر کس لیتے، خود بھی شب بیداری کرتے اور گھر والوں کو بھی جگاتے تھے۔

اس حدیث میں تین باتیں مذکور ہے۔

(1)شدمیزرہ: کمر کس لیتے یعنی عبادت کے لئے بالغ اجتہاد کرتے۔ عورتوں سے کنارہ کشی کے بھی معنی میں آیا ہے۔

(2)احیالیلہ: شب بیداری کرتے رات میں عبادت کے لئے خود کو بیدار رکھتے۔

(3)ایقظ اھلہ: اپنے اہل وعیال کو بھی جگاتے کیونکہ یہ اہم رات ہوتی ہے۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ شب قدر میں عبادت پہ خوب خوب محنت کرنا ہے تاکہ ہم اس کی فضیلت پاسکیں جیسا کہ نبی ﷺ کا فرمان ہے:

مَن قام ليلةَ القدرِ إيمانًا واحتسابًا، غُفِرَ له ما تقدَّمَ من ذنبِه(صحيح البخاري:1901)

ترجمہ: جو لیلۃالقدر میں ایمان واحتساب کے ساتھ قیام کرے اس کے سابقہ تمام گناہ معاف کردیئے جاتے ہیں۔

قیام کے ساتھ ذکرودعااور تلاوت ومناجات سے اس رات کو مزین کریں۔اس رات کی ایک خصوصی دعاہے جو نبی ﷺ نے اپنی امت کو سکھائی ہے۔

عن عائشة أنها قالت يا رسول الله أرأيت إن وافقت ليلة القدر ما أدعو ؟ : قال: تقولين

اللهم إنك عفو تحب العفو فاعف عني ﴿صحيح ابن ماجه:3119)

ترجمہ: عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے نبی کریم صلی اللہ علی وسلم سے دریافت کیا کہ اگر مجھے شب قدر مل جائے تو میں کون سی دعا پڑھوں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ تم پڑھو: " اللَّهمَّ إنَّكَ عفوٌّ تحبُّ العفوَ فاعفُ عنِّي"(اے اللہ تو معاف کرنے والا ہے معافی کو پسند کرتا ہے لہذا تو مجھے معاف کر دے)۔

سنن ترمذی میں عفو کے بعد "کریم "کی زیادتی ہے،اس زیادتی کی کوئی اصل نہیں یعنی یہ ثابت نہیں ہے۔

=========================

نوٹ:اسے خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی شیئر کریں۔

مزید دینی مسائل،جدید موضوعات اور فقہی سوالات کی جانکاری کے لئے وزٹ کریں-

YOUTUBE LINK KE LIYE CLICK KARE

WEBSITE KELIYE CLICK KARE

MAZEED PDFS KE LIYE CLICK KARE

DATE :10/4/2022